شذرات

امام زفرؒ

(گزشتہ سے پیوستہ)

دکیع سے مذکور ہے جس کا نص یہ ہے کہ جب امام ابوحنیفہ فوت ہوگئے تو لوگ امام زفر کے پاس آتے رہے اور امام ابو یوسف کے پاس صرف دو یا تین آدمی آتے تھے جب امام زفر بصرہ کی طرف منتقل ہوگئے تو کوفہ کا جو امام ابو یوسف کے خدمت میں صفوں میں بھرا ہوا تھا ان روایات کے ہوتے ہوئے اور یہ کوئی تھوڑی روایتیں نہیں ہیں پھر بھی دوسری روایات ایسی ہیں کہ امام ابو یوسف کی جانب کو ترجیح دیتی ہیں:- ان میں سے یہ کہ امام ابو یوسف تعلیم میں امام زفر سے وسیع الصدر تھے اور یہ کہ جس کو خطیب نے حماد بن ابی حنیفہ کی طریق سے ذکر کیا ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ایک دن امام ابوحنیفہ کو دیکھا ان کے دائیں جانب ابو یوسف اور بائیں جانب زفر بیٹھے ہوئے تھے اور یہ دونوں ایک مسئلہ میں باہمی جھگڑ رہے تھے۔ پھر امام ابو یوسف کوئی بات نہیں کہتے تھے مگر اس کو امام زفر فاسد کر دیتے اور امام زفر کوئی مسئلہ بیان کرتے تو امام ابو یوسف اس کو رد کر دیتے ظہر تک یہ سلسلہ جاری رہا، جب مؤذن نے اذان دی تو امام ابوحنیفہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور زفر کی ران پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے کہ جس شہر میں ابو یوسف ہے اس میں ریاست کی طلب مت کر (اور کہا کہ ابو یوسف کے لئے زفر پر فیصلہ دیا۔ اور اسی معنی میں ہے جس کو خطیب نے اپنی سند سے عبدالرزاق بن ہمام سے اس نے محمد بن عمارہ سے روایت کی کہ اس نے کہا (میں نے امام ابو یوسف اور امام زفر کو ایک دن ایک مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے سامنے گھستے ہوئے دیکھا سورج کے طلوع ہونے سے ظہر کی اذان تک جب ایک کے لئے دوسرے پر قضا کیا جاتا تو

دوسرا اٹھ کر اسے کہتا کہ آپ نے خطا کیا ہے تیری کیا حجت ہے؟ پھر وہ اسے بتا دیتے یہاں تک کہ آخر میں یہ ہوا کہ ابو یوسف نے زفر پر فیصلہ دیا اور ابو یوسف اٹھے تو امام ابوحنیفہ زفر کی ران پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے جس زمین پر یہ (ابو یوسف) ہے اس میں ریاست کی طلب مت کر!

استاذ کا مناظرہ میں شاگردوں کے سامنے اس طرح حاضر ہونا پھر ان کے لئے خطا و صواب میں صراحتہ کہنا یہ علمی مناظرہ میں عجیب تجربہ ہے اور اذہان کو تیز کرنے اور ملکات کو بڑھانے میں عجیب منہج ہے۔ بہرحال یہ دونوں مسابقت کے گھوڑے تھے۔ یہاں تک کہ امام ابوحنیفہؒ نے ایک دن فرمایا کہ میرے ساتھی (شاگرد) ۳۶ اشخاص ہیں ان میں ۲۸ قضا کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ۶ فتویٰ کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ان میں سے دو قاضیوں اور اصحاب فتویٰ کو سکھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ (اور ابو یوسف اور زفر کی طرف اشارہ کیا) جس طرح خطیب نے اپنی تاریخ میں اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

یہ امام اعظم کی طرف سے دونوں کے حق میں شہادت ہے کہ وہ دونوں اجتہاد کے اعلیٰ درجوں پر پہنچے ہیں جب یہ حکم فرمایا، اور اس (خطیب) نے اسمٰعیل بن حماد کی طریق سے چلایا (کہ امام ابوحنیفہ کے دس شاگرد تھے: ابو یوسف، زفر، اسد بن عمرو البجلی، عافیۃ الاودی، داود طائی، قاسم بن معن مسعودی، علی بن مسہر، یحییٰ بن زکریا ابن ابی زائدہ، حبان اور مندل دونوں علی عنزی کے صاحبزادے اور ان میں امام ابو یوسف اور امام زفر جیسا کوئی نہ تھا، اور یہ دس امام ابوحنیفہ کے اکابر شاگردوں میں سے تھے جنھوں نے آپ سے مل کر فقہ کی تدوین کی، جس طرح طحاوی سے صیمری کی روایت میں گذرا۔

علی قاری کی طبقات میں ہے: شداد بن حکیم نے کہا کہ میں نے پوچھا اسد بن عمرو سے امام ابو یوسف زیادہ فقیہ تھے یا امام زفر؟ تو کہنے لگے کہ امام زفر اورع (زیادہ پرہیزگار) تھے میں نے کہا کہ میں نے تجھ سے فقہ کا سوال کیا تھا تو جواب میں کہا اے شداد ورع سے آدمی بلند ہوتا ہے اسی طرح مناقب کردری میں ہے۔ یہ دونوں امام اہل نقد کے ہاں مسابقت کے دو گھوڑے تھے ان دونوں کے حق میں صیمری کہتا ہے جس کو اس نے عبداللہ بن محمد سے روایت کیا ہے وہ ابو بکر دامغانی سے وہ طحاوی سے وہ ابن ابی عمران سے وہ ولید بن حماد حسن بن زیاد کے بھائی کے بیٹے سے کہ میں نے اپنے چچا حسن بن زیاد سے کہا کہ آپ نے امام زفر اور امام ابو یوسف کو

امام ابو حنیفہ کے ہاں دیکھا ہے تو ان کو آپ نے کیسا دیکھا، اس نے کہا کہ میں نے ان دونوں کو دو چڑیاؤں کی طرح دیکھا ہے جن پر باز جھپٹا ہو۔ اھ۔ اور علی قاری نے ابو مطیع سے روایت کی کہ امام زفر اللہ کی لوگوں پر حجت تھے جس میں وہ آپس میں ان کے قول پر عمل کرتے تھے اور امام ابو یوسف کو دنیا نے کچھ دھوکہ دیا، اور اسی طرح مناقب کردری میں ہے۔ اسی طرح لوگوں کا کلام ہوتا ہے حکام سے متعلق حالانکہ لوگوں کے حالات عادل قضاۃ کے سوا نہیں سدھرتے۔ پھر جو قاضی ہوا اور اس نے عدل کیا تو وہ دو امروں میں سے جو زیادہ سخت ہے اس کے ساتھ قائم ہوا تو وہ اجلال کا مستحق ہے ابن وردی نے سچ کہا ہے جو اس طرح کہا ہے۔ تحقیق لوگ ان کے دشمن ہیں جو احکام کے والی ہیں یہ بھی اگر اس نے عدل کیا ہو۔

اسی طرح بعض لوگوں کی زبان دراز ہوئی ہے امام ابو یوسف کے حق میں حالانکہ ان کی عدالت احکام پایہ شہرت کو پہنچی ہوئی ہے۔ ایک جماعت نے محمد بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی اس نے کہا کہ امام زفر کو قاضی ہونے پر مجبور کیا گیا لیکن اس نے انکار کیا اور اس کا گھر گرایا گیا اور کچھ مدت تک وہ چھپ گئے پھر نکلے اور پھر اپنی منزل کی اصلاح کی لیکن پھر اس کو گرایا گیا اور پھر اس طرح چھپ گئے یہاں تک کہ قضا سے ان کو معاف کیا گیا اللہ کی اس پر رحمت ہو۔

امام زفر کے بعض شیوخ اور ان کے تلامذہ

امام زفر امام اعظم ابو حنیفہ سے پڑھ کر فقیہ ہوئے اور ان کے ساتھ بیس برس مجلس کی۔

مناقب کردری میں ہے (۲ - ۱۰۴) امام زفر سے کہ میں نے بیس برس سے بھی زیادہ امام ابو حنیفہ کی مجلس میں بیٹھا پھر میں نے اس جیسا کوئی زیادہ فصیح اور لوگوں پر زیادہ شفیق نہیں دیکھا اور وہ اپنے نفس کو اللہ کے لئے خرچ کرتے تھے۔ ان کا اہم حصہ مسائل اور ان کے حل اور نئے مسائل جو آپ کے پاس آتے تھے، ان کے حل میں مشغول رہتے تھے۔ جب مجلس سے اٹھتے تھے تو کسی مریض کی طبع پرسی کرتے یا کسی جنازہ کے پیچھے جاتے یا کسی فقیر یا بھائی کی غمخواری کرتے یا کسی کی حاجت روائی کی کوشش کرتے، جب رات ہوتی تو تلاوت قرآن، عبادت اور نماز کے لئے اپنے کو وقف کرتے اور یہی آپ کا طریقہ رہا یہاں تک کہ وفات فرمائی۔